السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سخص فتویٰ دیتا ہے کہ عورتوں کے ختنے میں کچھ بھی ثابت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے 'نبی ﷺ سے اس مے بارے میں کچھ بھی منقول نہیں 'کیا یہ فتویٰ صحیح ہے ؟ ۔ اخوکم علی حیدر۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلم کےلئے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا فتویٰ دے جو وہ جا نتا نہ ہو اور جو بغیر علم کے فتوی دے تو اسکا گناہ فتوی دینے والے پر ہو گا 'مسلما نوں کے امور کے والیوں پر فر ض ہے کہ ایسے مفتیوں کو منصب افتاء سے معزول کر دیں ۔
ائمہ اربعہ وغیرہ کے اتفاق سے عورتوں کے ختنے می مشروعیت ثابت ہے ۔

اس باب میں متعدد حدیثیں آئی ہیں ہم تفصیل سے ذکر کرتے ہیں :

اول حدیث : عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

«اذا جاوز االختان الختان فقد وجب الغسل»

''جب تجارز کر جائے ختنہ شدہ (عضو) دوسرے ختنہ شدہ (عضو) سے تو غسل فرض ہے گیا۔''

(اور ایک روایت میں ہے : ((اذا لتقی الختانان)) (جب دو ختنہ شدہ (اعضاء) ملیں)بخاری : 1 43) مسلم 1 156) ابوداوٗد 'ترمذی 1 34

شارحین کہتے ہیں : ختانان : ختان مرد کا اور عورت کا ۔ مرد اس سے ہے کاٹی جانے والی جگہ ذکر سے ملے فرج عورت کی کاٹی جانے والی جگہ کے ساتھ ۔

یہ حدیث صحیح واضح دلالت کرتی ہے اس مسئلے پر ۔

دوسری حدیث : ام عطیہ الانصاری یہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت مدینے میں ختنہ کیا کرتی تھی تو اسے نبی ﷺ نے فرمایا

«الا تنھکی فان ذلک احطی للمراة واجب الی البعل»

''کاٹنے میں مبالغہ مت کر یہ عورت کے لئے زیادہ حظوظ آور ہے اور خاوند کو زیادہ محبوب ہے ۔''

ابوداوٗد 2 368)اور یہ حدیث کثرة شواہد کی وجہ سے صحیح ہے ۔ اسے الشیخ نے الصحیحہ 2 353) میں ذکر کر کے کہا ہے : روایت کیا اسے دولاپی 2 123) نے خطیب نے التاریخ 5 327) میں انس بن ما لک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام عطیہ کو فرمایا :

«ذا خفضت فاشمی ولا تنھکی 'فانہ اسریٰ للوجہ واحطیٰ للزوج»

''جب تو کاٹ کر نیچے کرتی ہے تو آزمالے اور مبالغہ مت کر یہ چہرے میں گردش خون زیادہ کرنے والا اور خاوند کے لئے زیادہ حظوظ آور ہے'' ہیثمی نے المجمع 1 172) میں کہا ہے : اور اسکی سند حسن ہے ۔''

ابو نعیم نے تاریخ اصبہان 1 245) میں نکالا ہے انس سے دوسری سند کے ساتھ اور حاکم نے 3 525) میں نکالا ہے ۔

تیسری حدیث : ابن عباس سے روایت ہے :

«الختان سنتہ للرجال مکرمتہ للنساء»

''ختنہ مردوں کے لئے سنت ہے اور عورتوں کے لئے باعث عزت ہے ۔''

بھقیی 8 325-334) موقوفاً ومرفوعاً۔

پھر کہا کہ یہ سند ضعیف ہے اور موقوف ہی محفوظ ہے ۔

سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ انصار عورتوں پر داخل ہوئے اور فرمایا : اے انصار کی جماعت بھرپور مہندی لگاؤ' ختنے نیچے کرواور مبالغہ مت کرو' یہ تمھاری بیویوں کے لئے زیادہ حظوظ آور انعا چوتھی حدیث : ابن عمر
م کرنے والوں کی ناشکری مت کرو ۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے ۔ اسمیں مندل راوی ضعیف ہے ' اسکی توثیق بھی کی گیٔ ہے ۔ باقی راوی ثقہ ہی جیسے کہ المجمع (5 171) میں ہے ' یہ شواہد میں کفایت کرتا ہے ۔

پانچویں حدیث : حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص کو کھانے کی دعوت دی گئی ' انہیں کہا گیا آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے ؟ یہ لڑکی کا ختنہ ہے انہوں نے کہا : یہ ختنہ (ختنے کی دعوت) ایسی چیز ہے جو ہم نے
نبی ﷺ کے زمانے میں نہیں دیکھی اور کھانے سے انکار کردیا ہے ۔

(طبرانی کبیر (3 12) احمد (4 217) ہیثمی نے المجمع (4 60) میں ذکر کیا - سند اچھی ہے دیکھیں الصحیحہ (2 457

: نے ہم پر اسلامی پش کیا تو میرے اور ایک دوسری کے علاوہ باقی مسلمان نہیں ہوئیں ۔ تو عثمان نے فرمایا چھٹی حدیث : ام المہاجر سے روایت ہے : میں اور کچھ لڑکیاں روم سے قیدی بنیں ' عثمانے

«اذھبوھما فاخفضوھما وطھروھما لکنت اخدم عثمان»

''انہیں لیجاؤ' انکا خفض (ختنہ) کرواور نہیں پاک کرو' میں عثمان کی خدمت کیا کرتا تھا ۔''

(اسے امام بخاری نے الادب المفرد برقم (1245' 1239) میں روایت کیا ہے (باب خفض المراۃ وختانے الاماء

ساتویں حدیث : ام علقمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنھا کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا ' تو عائشہ کو کہا گیا ہم انکے لئے کسی کو نہ بلائیں جو انہیں مشغول کرے ۔ تو کہا : ہاں عدی کو پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آیا ۔ تو گھر میں عائشہ رضی
اللہ عنھا کا گزر ہوا انہوں نے اسے دیکھا وہ گا رہا تھا اور مزے میں سر ہلا رہا تھا اور بہت بالوں والا تھا تو کہنے لگیں ' اف یہ شیطانہے نکالو اسے نکالو اسے ۔

اسکی سند حسن ہونے کا احتمال ہے بلکہ یہ حسن حدیث ہے کیونکہ ام علقمہ کی العجلی اور ابن حبان نے توثیق کی ہے اور اس سے دو ثقہ روایت کرتے ہیں جہالت اسکی ختم ہوجاتی ہے ۔ وللہ الحمد والمنۃ ۔

کی گود میں بیٹھ گئے ' سارہ نے کہا : کو دیدی اسماعیل اور اسحاق نے دوڑ کا مقابلہ کیا تو اسمعیل نے انہیں برا بھلا کہا اور ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہاجر سارہ کی تھیں تو انہوں نے ہاجر ابراہیم آٹھویں حدیث : علی
کر خوف ہوا کہیں ناک کاٹ نہ ڈالے ' یا کان نہ چھید نہ دے کہا : تو اپنی قسم پوری کرنے کے لئے کچھ کرتی نہیں ؟ اسکی کان چیر دے اور اسکی خفاض (ختنہ) اے اللہ کی قسم میں تین اونچی چیزیں اسکی ضرور تبدیلی کرونگی تو ابراہیم
کر تو یہ پہلا خفاض تھا ۔

امام ابن قیم نے تحفۃ المودود ص (131) میں کہا ہے کہ خفاض عورتوں کے لئے مستحب ہونے میں اختلاق نہیں ۔

علی القاری مرقاۃ (8 289۔ 310 ۔ 311 ۔) میں کہتے ہیں : عورتوں کا ختنہ کرامت ہے اور خزانۃ الفتاوی میں ہے : ''مردوں کا ختنہ سنت ہے'' اور عورتوں کے ختنے میں اختلاق ہے ادب میں کہا ہے : مکروہ ہے اور
دوسری جگہ سنت کہا ہے اور بعض علماء واجب کہتے ہیں اور بعض فرض کہتے ہیں ۔

میں کہتا ہوں : صحیح یہ کہ سنت ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا :

«الختان سنۃ للرجال و مکرمۃ للنساء»

''ختنہ مردوں کے لئے سنت اور عورتوں کے لئے عزت کا باعث ہے ۔''

سے روایت کیا ہے'' ۔ امام احمد نے ابو الملیح کے والد سے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور طرانی نے شداد طرانی نے شداد بن اوس

المجموع (1 300) میں کہتے ہیں : ''ختنہ مردوں اور عورتوں کے لئے ہمارے نزدیک فرض ہے اور یہ اکثر سلف کا قول ہے اسی طرح خطابی نے بھی حکایت کیا ہے اور واجب کہنے والوں میں امام احمد بھی ہیں اور امام نووی
مالک اور حنفیہ (مردو و عورت) سب کے لئے سنت کہتے ہیں ۔ اور اسی طرح شرح مسلم (1 128) میں ہے دیکھیں نیل الاوطار (1 138) ۔

شیخ الاسلام نے الفتاوی (21 114) میں کہا ہے : ان سے پوچھا گیا عورت کا ختنہ کیا جائے یا نہیں ؟ ۔

تو جواب یہ دیا : الحمد للہ : ہاں اس کا ختنہ کیا جاۓ گا اور اس کا ختنہ یہ ہے کہ اسکی وہ جلد جو مرغ کی کلغی کی سی ہے اوپر سے کاٹ دی جاے ۔ رسول اللہ ﷺ نے خافضہ سے کہا انداز سے کاٹ مبالغہ مت کر یہ چہرے کی خوبصورتی
بڑھاتا ہے اور خاوند کے لئے حظوظ آور ہے ۔ یعنی کاٹنے میں مبالغہ مت کر ۔ اور یہ اسلئے کہ مرد کے ختنے سے مقصود سر ذکر میں رکی ہوئی نجاست کی صفائی ہے اور عورت کے ختنے کا مقصد اسکی شہوت میں اعتدال پیدا کرنا ہے جب
یہ (کلغی والی) بلا ختنہ ہوتی ہے سخت شہوت والی ہوتی ہے

اس لئے گالی گلوچ میں کہا جاتا ہے : (یا ابن القلفاء 9) (اے کلغی والی کے بیٹے) کلغی والی مردوں کی طرف بہت جھانکتی ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ تار اور فرنگی عورتوں میں بہنسبت مسلمان عورتوں کے زنا زیادہ پایا جاتا ہے ۔ اگر ختنے میں مبالغہ ہوجائے تو شہوت کمزور ہوجاتی ہے اور مرد کا مقصود کامل ہو نہیں پاتا ۔ جب قطع بغیر مبالغے ہو تو مقصود میں اعتدال حا
صل ہوجاتا ہے ۔ واللہ اعلم ۔

تو عورتوں کے ختنے کا احادیث نبویہ اور اقوال ائمہ اور شرع حکمتوں سے ناواقف ہی انکار کرسکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص419

محدث فتویٰ